

Registered

No. L. 89.

اخبار نور افشاں لودیانہ



نمبر (۲۲) مطبوعہ یکم جون ۱۹۰۰ء بروز جمعہ جلد (۲۸)

گلدستۂ اخبارات

ریاست شاہ پور سیواڑ میں نہایت کثرت سے ہیضہ پھیلا ہوا ہے + قصبہ حیات نگر ضلع مراد آباد میں کسی بات پر چچا بھتیجے میں تکرار ہو گئی۔ چچا نے بھتیجے کو قتل کر ڈالا بعد ملاحظہ ڈاکٹر صاحب نے نعش دفن کرا دی اور قاتل کا چالان ہو گیا + جبلپور میں جنگلات کے متعلق جو حال میں ایک گھاس کا کارخانہ کھولا گیا ہے اس میں اتفاقاً آگ لگ گئی۔ کئی ہزار من گھاس جلکر خاکستر ہو گئی + حضور لیڈی کرزن صاحبہ ہندوستان کی فوٹاگرافیکل سوسائٹی میں بطریق لائف ممبر کے شامل ہوئیں + شملہ میں ریلوے سٹیشن وہاں بنیگا جہاں اس وقت ٹونگہ اُترتا ہے۔ کرنل ایڈمز صاحب پرنسپل میڈیکل افسر افواج راجپوتانہ کوہ آبو پر ہیضہ سے مر گئے + بڑودہ کے امریلی ڈویزان میں ۵۴ ہزار قحط زدہ خیراتی کاموں پر ہیں + صاحب وزیر ہند نے منظور کیا ہے کہ مدراس کمانڈ میں دو پلٹنیں موپلہ لوگوں کی بھرتی کی جاویں + بنگالہ کے ضلع باریسال اور فرید پور کے دیسی عیسائیوں نے جنوبی افریقہ کے متعلق اپنی خدمات گورنمنٹ کو سپرد کرنا چاہا تھا گورنمنٹ نے نیت کی وفاداری کی قدر فرماکر انکار کیا + حضور وایسرائے نے مخلصی میفکنگ کی مبارکبادی کرنل بیڈن پاول کو بھیجی + افواہ ہے کہ لاہور میں چند واردات ہیضہ کی ہوئیں +

لدھیانہ کے ڈاکٹر کشن چند صاحب انبالہ کے سول سرجن مقرر ہوئے + نواب محمد اسحاق مدار المہام رامپور پنشن لیکر اپنی ریاست کو تشریف لے جاوینگے + خورجہ کے مقدمہ اذیت پولس کے اپیل میں مجرموں کی سزائیں بڑھ گئیں قید سخت کی گئی + سکندرآباد میں شیعہ اور سُنیوں کا جھگڑا متعلق مسجد جاری ہے اور کونسل میں ایک دلچسپ اور نکتہ چینی کا بھرا ہوا مباحثہ ہوا + جو ہندوستانی شاگرد پیشہ جنوبی افریقہ میں ضایع ہوگا۔ اس کے قبایل کو ۳ سے ۵ تک ماہوار پنشن ملیگی + کلکتہ بار نے گورنمنٹ انڈیا کو عرضی دی کہ چیفکورٹ رنگون کا چیف جسٹس بجائے بارسٹر کے سویلین کیوں کیا گیا + ۲۰ ویں رجمنٹ بمبئی کے جیز نام سپاہی کو ایک چیتے نے پھاڑ ڈالا تھا مر گیا + مدراس میں ٹریموے کے برقی تار کے ٹوٹنے سے ایک آدمی مر گیا + دیسی فوج کی سپاہ فیلڈ آرمی جدید بندوقوں سے مسلح ہو جاویگی اس کے بعد والنٹیروں کو بھی دی جاوینگی + مسٹر سکاٹ صاحب برٹش کمشنر حدبندی برما و چین کا کام ختم کر کے میمو میو واپس آ گئے ہیں + پنجاب یونیورسٹی سے التجا کی گئی کہ غیر صوبجات سے ممتحن نہ لے اسی صوبہ کے ممتحن ہونے چاہئیں + لفٹنٹ سی سمتھ صاحب اسسٹنٹ کمشنر ایبٹ آباد کسی پلیڈر کو اجلاس میں جوتہ سمیت آنے نہیں دیتے + ٹامس لگ وس نے ۲۰ مئی کو ڈاکٹر کلوپس کو ایک لاکھ ڈالر کا چک دیا جو کرسچن ہیرلڈ نیویارک نے گزشتہ ہفتے کے تار کے جواب میں قحط زدگان ہند کی امداد کے لئے بھیجا تھا یہہ روپیہ فوراً امدادی کمیٹی بمبئی کے سپرد کیا گیا۔ نیز دس ہزار ڈالر

اور بھی اخبار مذکور کی طرف سے سکرٹری کمیٹی کو دئے گئے اس وقت کرسچن ہیرلڈ کے دفتر میں دس ہزار ڈالر روزانہ چندہ جمع ہو رہا ہے۔ ڈاکٹر کلوپس امید کرتے ہیں کہ دو ماہ میں اس کی مقدار ایک ملین ڈالر تک پہنچ جائیگی + حضور قیصرہ ہند کی سالگرہ کی تقریب پر ۲۴ مئی کو ہندوستان کے تمام مقامات میں توپ سلامی سر ہوئیں + قحط زدہ رقبہ کے کاشتکاروں کو گورنمنٹ بدیں تفصیل پون کروڑ روپیہ بیج اور مویشی خریدنے کیلئے عطا کر چکی ہے۔ بمبئی ۲۵ لاکھ۔ ممالک متوسط ۲۵ لاکھ اور پنجاب۔ بہار و اجمیرہ ۲۵ لاکھ +

خطابات سالگرہ

(کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔) مہاراجہ صاحب کوٹا در راجپوتانہ (جی۔ سی۔ آئی۔ ای) مہاراجہ صاحب جودھپور۔ مہاراجہ اودھ (کے۔ سی۔ آئی۔ ای) محمد عبد اللہ خانصاحب وزیر ٹونک + (سی۔ آئی۔ ای) دیوان بہادر پالکم راجہ رتنا مدلیار۔ انسپکٹر جنرل مدراس۔ رائے بہادر کیلاش چندرا بوس پریسیڈنسی میڈیکل کلکتہ + خطاب مہاراجہ موروثی) مہاراجہ صاحب کولہاپور + (خطاب مہاراجہ ذاتی) راجہ صاحب بوبیلی + (خان بہادر) صوبیدار سردار خاں پنجاب آرمی محمد اکبر خاں سابق اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس پنجاب + (رائے بہادر) لالہ سری کرشن داس گڑوالہ دہلی۔ لالہ باسدیو سہائے زمیندار میرٹھ۔ رائے صاحب گوبند لال آنریری اسسٹنٹ انجنیر پنجاب +

ایڈیٹوریل نوٹس

پادری ای۔ایم۔ویری صاحب۔ڈی۔ڈی۔ایڈیٹر
پادری ای۔این۔ہرمیاس ٹھاکر۔پنڈت رامانند ٹھاکر۔منشی عالم۔اسسٹنٹ ایڈیٹر
پادری ایچ۔جی گولکناتھ صاحب۔پادری غلام مسیح صاحب۔ایڈیٹوریل
پادری طالب الدین ٹھاکر۔پادری بی۔سی۔اوپل صاحب
پادری جی۔ایل ٹھاکرداس ٹھاکر۔پادری جیل سنگھ صاحب
پادری بی۔بی۔رائیصاحب۔پادری کیدارناتھ صاحب۔نت کارسپانڈنٹس

جنگ ٹرنسوال مسٹر ہے امریکن سکرٹری نے بوئروں کو اطلاع دی کہ امریکا کسی قسم کی امداد نہیں کریگا۔پریسیڈنٹ میکنلی نے بوئر ڈلیگیٹوں سے ملاقات کی لیکن امداد کے بارہ میں صاف جواب دیدیا۔ بوئروں کو امید تھی کہ کوئی نہ کوئی سلطنت ضرور مدد کریگی مگر اب اصل حالت کے کھل جانے سے نہایت مایوس ہیں۔لیکن مسٹر کروگر بھی عجب کیڑے کا آدمی ہے۔جب کسی جگہہ سے مصالحت کرانے کے بارہ میں مدد نہ ملی تو اب آپ کہتے ہیں کہ ہماری طرف سے مصالحت کے بارہ میں کوشش ہی نہیں ہوئی
اب دشمن جابجا میدان کو خالی کرتا چلا جاتا ہے۔ اور عام رائے ہے کہ بہت جلد برٹش فوج پریٹوریا میں پہنچ جائیگی۔مختلف مقامات میں دشمن کا سامان جنگ ہاتھ آیا۔

افریقیہ میں ایک نیا مہدی

خلیفہ امدرمان کے قتل کے بعد مہدویت کا سلسلہ منقطع نہیں ہوا بلکہ ایک اور مہدی ظاہر ہوا ہے۔اس کا نام سنیوسی ہے۔یہہ صحراے اعظم افریقیہ کے ایک کونہ میں یعنے صحراے لیبا میں گوشہ نشین ہے۔اس کی عمرہ ۵ سال کی اور یہہ سنیوسی سیدی کے نام سے مشہور ہے۔دنیا میں دور دراز ملکوں کے مسلمان اس کے پیرو ہوگئے ہیں اور اس کے معتقدوں کی تعداد لاکھوں تک شمار کی گئی ہے اسکے اشارہ پر لاکھوں عربی لڑنے مرنے پر تیار ہیں۔ پچاس سال سے یہہ جنگی فرقہ جمع ہو رہا ہے۔پہلے کئی ایک بیہودہ افواہیں اس کی نسبت اڑیں لیکن اب تو کئی ایک یوروپین اخبارات میں اس کے حالات چھپ رہے ہیں اور اب اس مخفی فرقہ کے ارادوں اور مقاصد کی بابت تحقیقات ہو رہی ہے۔ پانیر اور ٹائمز آف انڈیا وغیرہ میں اس کی نسبت کئی مضامین شایع ہو چکے ہیں۔اس فرقہ کا بانی سیدی بن علی سنیوسی موجودہ فقیر کا باپ تھا۔وہ الجیریا میں پیدا ہوا تھا اور چونکہ اس کے خیالات آزادانہ تھے اس لئے وہ اپنے عقیدہ پر مین میں اگر وعظ کرتا رہا۔پھر اپنی عمر کا باقی حصہ اس نے صحراے لیبا مقام جیرا باب پر اپنے عقیدہ کے پھیلانے میں گذارا اور بہت سے مولوی اپنا عقیدہ پھیلانے کے لئے ممالک اسلامیہ میں بھیجتا رہا۔
جو کچھ پہلے مہدی اور اس کے خلفا اور اس کے پیروں کا انجام ہوا اس کا بھی یہی انجام ہوگا۔ کوئی شخص کذب اور دروغ کا جھنڈا اٹھا کر کامیاب نہیں ہوسکتا اور اگر چند روز کے لئے کامیاب معلوم بھی ہو تو آخر میں ضرور مغلوب ہو جائیگا کیونکہ آخری فتح سچائی اور راستی کی ہے۔ایڈیٹر۔

کرنل ونسنٹ رخصت سے واپس آکر ریذیڈنٹ بیکانیر ہوئے۔

تاربرقیاں

میفکنگ کا محاصرہ ۷ ماہ ۳ دن تک رہا۔
چندہ قحط میں لارڈ سالسبری نے ۲۰۰ گنی اور حضور ڈیوک کنٹ نے ۱۰۰ گنی دیا۔امریکن کروڑپتی مسٹر راکفیلر نے قحط ہند کے لئے ۵۰۰ ڈالر عنایت کئے۔ ولیعہد جرمن ممالک شرقی کی سیر و سیاحت کرینگے۔ ہندوستان میں بھی تشریف لائیں گے۔جنوبی افریقہ میں بمقام دربان ایک ہندوستانی طاعون سے فوت ہوا۔ لارڈ رابرٹس لکھتے ہیں کہ میفکنگ میں بوئروں کی کمان پر جنرل سنائمن تھا وہ گرفتاری سے بچ نکلا اور دشمن کو جدھر جگہہ ملی ادھر کو بھاگ نکلا۔ایک توپ ایک جھنڈا کسی قدر سامان جنگ پیچھے چھوڑ گیا۔جنرل فرنچ ریناسٹر ندی کو بھی عبور کر گئے۔اور ہیلبرون کے سر ہو جانے سے ۲۰ میل تک راستہ صاف ہے۔لندن سے خبر آئی کہ عام رائے ہے کہ برٹش فوج سیدھی پریٹوریا پہنچ جاویگی۔ ورائی برگ میں ۸۰۰ بوئروں نے اطاعت قبول کی۔ جنرل وارن نے مقام ڈگلس پر قبضہ کر لیا اور دشمن کا بہت سا سامان جنگ بھی اڑا دیا۔بلومفونٹین سے باشوف تک دشمن سے تمام مقامات بالکل صاف اور پاک ہیں۔میفکنگ کی محصور فوج نہایت چست اور تر و تازہ پائی گئی کہ جس کو دیکھ کر حیرانی ہوتی ہے۔یوروپین سلطنتوں نے چینی گورنمنٹ کو مشترکہ نوٹس بھیجا کہ باکسٹروں کے خلاف فساد کو روکو ورنہ ہم اپنی فوجیں منگواکر تمام کام درست کر دیں گے بعد ازاں شکایت نہ کرنا۔سر مارٹیمر ڈیورنڈ سفیر ایران کو کے۔سی۔ایم۔جی خطاب ملا۔ بوئر لوگ یومفونٹین میں خندقیں کھود رہے ہیں۔یہہ مقام میفکنگ سے ۳۰ میل ہے۔لارڈ لینسڈون نے ہوس آف لارڈز میں فرمایا کہ ماہ جون میں اور گیارہ ہزار فوج جنوبی افریقہ کو بھیجی جاویگی۔لارڈ رابرٹس نے وآل ندی کو عبور کر لیا۔ جنرل فرنچ خوب آگے نکل گئے۔نیز جنرل گارڈن و جنرل ائین ہاملٹن بوئروں کو جابجا مطیع کر رہے ہیں۔بوئر گورنمنٹ نے اعلان کیا کہ برٹش قیدی کومالی میں رکھے جاوینگے۔ بوئر فوج ورائی ٹہر میں ۱۰۰۰ انگلس نیک میں ۲۰۰۰ ہے توپیں معلوم ہوتی ہیں لڑنے پر تیار ہیں۔پیکن میں باغی زوروں میں بھرے ہوئے ہیں۔چینی رسالہ نے شکست کھائی کرنل قتل ہوا۔جاپان میں روس سے کچھ عرصہ میں دو دو ہاتھ ہونے والے ہیں۔تمام بندرگاہیں تارپیڈو سے محفوظ کی گئیں۔

انجیل کی منادی

خدا نے جہان کے بچانے کا بندوبست نہایت عجیب و غریب طور سے کیا جس طرح سے تمام قدرتی چیزوں کو از خود اپنی کمال حکمت اور دانائی سے بنایا اسی طور سے اس نے نجات کے بھاری اور ضروری کام کو بھی آدمزاد کے واسطے خود بخود ٹھہرایا اور وقت بوقت اس کے متعلق تمام کام کمال دانائی سے انجام تک پہنچائے اور جب نجات کا کام تکمیل تک پہنچ چکا تو اب اس بات کی ضرورت ہوئی کہ تمام جہان کو اس نجات کی خبر دی جاوے اور اس کا انتظام منادی کے وسیلے سے ٹھہرایا۔ اور انجیل کی بشارت کے لئے اپنے بندوں میں سے ایسے لوگ الگ کئے جو خاص کر اس خدمت میں اپنی زندگی لبسر کریں اور یہہ بھی حکمت الہی سے ہوا کہ ان مبشروں کو یہہ لیاقت بھی دی گئی کہ وہ کلام الہی کا ترجمہ بھی کریں اور اس طرح بے شمار زبانوں میں پاک نوشتوں کے ترجمے شایع کئے گئے اور جس جس ملک میں خدا کے بندوں کے دلونمیں کلام الہی کی بشارت دینے کا شوق ہوا اسی ملک کی زبان نہایت محنت اور کوشش سے سیکھ کر اس میں ترجمہ کر دیا اور نہ صرف یہہ بلکہ اس ملک کے لوگوں کو بھی علم سے فیض یاب کرنے کے انتظام و بندوبست اپنے ذمے لئے اور بصد مشکلات اور اخراجات کے اس کام کو کامیابی تک پہنچایا اور یہہ تمام کام کلام الہی کی اشاعت اور بشارت کے لئے کئے گئے تاکہ بہت سے لوگوں کی جانیں بچائی جاویں۔ اور یہہ سارے کام حکمت اور دانائی الہی سے انجام تک پہنچے۔ اور تمام دنیا میں بائبل کی نجات بخش تعلیم پھیلائی گئی اور جیساکہ پیشین گوئی ہی رہتے بستے ملکوں میں اور بھی پھیلائی جاویگی کیونکہ جب تک یہہ ضروری کام نہ ہولے تب تک آخر نہ ہوگا۔ اس لئے کہ یہہ ہر ایک مخلوق کے لئے ہے۔ قلسیوں ۱: ۲۳۔

دنیا میں بے شمار کتابیں لوگوں نے تصنیف کی ہیں۔ اور فی زمانہ بے شمار کتابیں لکھی جاتی ہیں اور اکثر ان میں سے گم ہوجاتیں اور زمانے کے انداز کے موافق نہ ہونے کی وجہ سے غیر مروّج ہوجاتیں مگر کیا یہہ تعجب کی بات نہیں کہ بائبل اتنے برسوں سے جیوں کی تیوں ویسی ہی تاثیر کے ساتھ مروّج رہتی اور بڑی عزت اور حرمت سے پڑھی جاتی اور اس کی تعلیم ہر زمانے کے لئے یکساں مفید ثابت ہوتی ہے۔ یہہ سب باتیں بائبل کی صداقت کا اظہار ہیں۔ اگر بائبل من جانب اللہ نہ ہوتی تو یہہ عجیب تاثیروں میں ہرگز نہ ہوتی۔ اور اس کی اشاعت روز بروز ترقی کے ساتھ نہ بڑھتی۔

اب انجیل کی منادی ہی ایک ضروری امر اور ذریعہ نجات سے مستفید ہونے کا ہے۔ جبکہ نجات کی پوری تیاری ہوچکی ہے اگر منادی نہ کی جاوے اور اس کی خبر نہ دی جاوے تو کیونکر لوگ سن کے واقف ہوں جیساکہ لکھا ہے منادی کرنے والے کے بغیر کیونکر سنیں۔ رومیوں ۱۰: ۱۴۔ اب ذرا سوچینگے کہ انجیل کی منادی کا مضمون کیا ہے۔

اولاً۔ اس میں سلامتی کی منادی ہے۔ یسعیاہ ۵۲: ۷۔ بنی آدم کی سلامتی گناہ اور برائی کے سبب سے بالکل جاتی رہی تھی اور اس لئے عاقبت کی راہ پر منتظر ہوگئی تھی ہلاکت اور ناامیدی کے سوا اور کچھ باقی نہ تھا۔ اب انجیل مقدس سلامتی کا مژدہ لائی ہے کہ شفیع خداوند یسوع مسیح کے وسیلے سے سلامتی ملتی ہے اور صرف توبہ کرنے اور ایمان لانے پر گنہگار سلامتی کے درجے پر لایا جاسکتا ہے۔

ثانیاً۔ اس میں قید سے نکلنے کی منادی ہے۔ یسعیاہ ۶۱: ۱۔ تمام بنی آدم گناہ اور شیطان کی سخت غلامی میں گرفتار ہوگئے اور شیطان نے اپنے دام فریب پھنسا کر جہنم کا سزاوار بنالیا ہے۔ لیکن اب سچائی کو جانکر غلامی سے نکلنے کا وقت اور موقعہ آگیا ہے۔ اگر گنہگار صرف قید سے نکلنا ہی چاہے تو خدا کا فضل اس کو خود بخود نکالیگا اس میں گنہگار کی طاقت اور لیاقت اور ہمت کی ضرورت نہیں

ثالثاً۔ اس میں آزادگی کی منادی ہے۔ یرمیاہ ۳۴: ۸۔ انسان کی خلاصی اور آزادگی گناہ کے نتیجے کے سبب سے نہ رہی بلکہ وہ گناہ کا غلام اپنی بری خواہشوں کا غلام ہر ایک قسم کے دکھوں اور غموں کا غلام۔ موت کا غلام ہوگیا ہے۔ کسی قسم کی آزادگی اس کو حاصل نہیں ہے پر اب انجیل اس کو پوری آزادگی منجی خداوند یسوع مسیح کے وسیلے بخشتی ہے جو کہتی ہے کہ بیٹا تم کو آزاد کرے گا تو تم تحقیق آزاد ہوگے۔

رابعاً۔ اس میں نجات کا اشتہار ہے۔ یسعیاہ ۵۲: ۷ مفت نجات کا اعلان ہے۔ اس نجات کے عوض کچھ گنہگار سے طلب نہیں کیا جاتا سب کچھ خدا کی طرف سے کیا جاچکا ہے۔ صرف ایمان کی آسان سی شرط پر جس میں خوبی یہہ ہے کہ ایمان بھی محض ایک بخشش الہی سے عنایت ہوتا ہے صرف چاہنے والے تائب گنہگار کو مفت دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ تمام آسمانی برکات و نعمات کا نزول اس کے اوپر

عالم بالا سے خود بخود ہوجاتا ہے۔ درحقیقت گنہگار کے لئے یہہ ایک نعمت عظیم ہے اگر اب بھی گنہگار اس سے غافل رہے تو پھر ضرور اس کا خون اس پر ہوگا۔

خامساً۔ اس میں خداوند کے سال مقبول کی منادی ہے۔ لوقا ۴: ۱۹۔ ایمانداروں کے لئے یہہ موقعہ نہایت خوشی اور فرحت اور اقبالمندی کا ہوگا۔ جس کے لئے وہ منتظر ہی رہتے ہیں اس میں وہ اپنی تکلیفات کا جو انہوں نے دنیا میں برداشت کیں تھیں خوش انجام پاویں گے۔

آخرکار اس میں خدا کی بادشاہت کی منادی ہے۔ اعمال ۲۰: ۲۵ و ۲۸: ۳۱۔ خدا کی بادشاہت دنیا میں قایم ہوچکی ہے جس سے مراد روحانی بادشاہت ہے نہ کہ جسمانی۔ اگرچہ عموماً کل جہان کا بادشاہ خدا ہے پر خصوصاً اس کے جلال والی نورانی بادشاہت جس کا آغاز اس کے بیٹے کے بیش قیمت خون کے بہانے سے شروع ہوا ہے وہ قایم کی گئی ہے۔ اور بڑھتی چلی جاتی ہے اور آخرکار مقررہ وقت پر اس کی پوری رونق ہوگی۔ اب لوگ اس میں شامل ہونے کو بلائے جاتے ہیں اور جو اب روح کا پیدایش حاصل کرلیگا وہی اس میں داخل ہوگا۔ ورنہ سب اس سے باہر رہیں گے۔

انجیل کی منادی کا واحد مضمون انسان کی نجات یعنے گناہوں سے چھٹکارا اور خدا سے میل ہے۔ یہہ بھاری کام تھا جو خود انسان کی طاقت اور قوت سے بعید تھا۔ اور خدا نے اپنی الہی حکمت اور دانائی سے انجام کو پہنچایا۔ اور اب خدا کی مرضی ہے کہ لوگ انجیل مقدس کو جس میں اس نے ان تمام باتوں کو لکھوایا ہے بغور پڑھیں اور اپنی نجات کیلئے اس پر ایمان لاویں تاکہ ان کے لئے تازگی بخش ایام آویں اور وہ نجات کی بخشش کو حاصل کریں۔ یہہ بھاری نجات ہے اگر گنہگار اس کو رد کرے تو اور کوئی وسیلہ اس کے بچاؤ کا باقی نہیں ہوگا۔ سوا اس کے کہ وہ بری طرح سے ہلاک ہو کاش کہ لوگ اپنی بہتری کے دنوں کو جانیں اور نجات کی دولت کو ایمان کے آسان طریقہ سے حاصل کرنے کی سعی و کوشش کریں۔ خداوند یسوع مسیح پر ایمان لاکر تمام فضل کی برکتوں سے فیضیاب ہوں۔ اور ابدی خوشی کے حقدار بن جاویں جو بغیر اس کے کسی دوسری طرح سے ہرگز حاصل نہ ہوگی۔

بشر

عالم موجودات میں جو صفحہ دنیا پر آباد ہے صرف ایک ہی ایسا مخلوق ہے جس کو خالق نے اعلی صفات سے آراستہ کیا ہے اگرچہ تمام مخلوق قسم قسم کی خوبیاں اور طرح طرح کی خداداد لیاقتوں اور صفتوں سے آراستہ و پیراستہ کئے گئے ہیں اور بحیثیت اپنے قد اور درجے کے سب خوب ہیں اور اس لئے کہ بڑے دانا ہمہ دان کی صنعت ہیں۔ نہایت درجے کی حکمت اور دانائی ہر ایک کی بناوٹ اور ساخت سے بخوبی ظاہر ہوتی ہے۔ لیکن جتنی کچھ خوبی اور عجیب صنعت خالق نے بشر میں خرچ کی ہے اور کسی مخلوق میں نظر نہیں آتی۔ گویا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بشر ایک خاص مخلوق ہے جس کے لئے خالق نے یہہ سب کچھ بنایا ہے۔ لیکن کلام الہی میں لکھا ہے کہ ہر ایک بشر گھاس کی مانند ہے۔ ۱ پطرس ۱/۲۴ بلکہ اس کے اگلے فقرے میں لکھا ہے پھول کی مانند ہے پس بشر بالکل بے حقیقت ہے۔ بے قدر ہے۔ اس کی ہستی کی اور اس کی شان کی توقیر پھول کے چند لمحے کے برابر ہے جو فوراً مرجھا کر برباد ہوجاتا ہے۔ اور شب و روز دیکھنے میں آتا ہے کہ خسرو ولایت شاہنشاہ سے لیکر گدا و فقیر تک چند مدت مثل پھول کے خوشنما نظر آکر ایک قلیل عرصے میں صفحہ دنیا پر سے گویا مٹ جاتے اور ان کے بدن خاک کے نیچے دفن کئے جاتے جو کرم خوردہ ہوکر معدوم ہوجاتے ہیں۔

افسوس کہ بشر کی یہہ حالت خود کردہ شامت اعمال کے سبب سے ہوگئی ہے۔ خالق نے اس کو بقا کا نور عنایت کرکے زندگی کے بے اندازہ زمانوں کا وارث ٹھہرایا تھا۔ موت کی نہ تو اس کو خبر تھی اور نہ ہی اس کا کچھ تصرف اس پر تھا واہ! کیا خوشنما وجود اور کیا خوش بہار زندگی۔ اس کا سبب یہہ تھا کہ بشر میں شر و شرارت نہ تھی وہ پاک اور بے عیب تھا گناہ کو جانتا نہ تھا اس لئے موت سے بھی ناآشنا تھا۔ خوش تھا شاد تھا اور شر سے خالی اور گناہ سے آزاد تھا۔ زندگی کا نور اس کے شامل حال تھا۔ اس کے چہار طرف بہار ہی بہار تھی۔ آدم پر نور برستا تھا۔ اس کے چہرہ پر ہر صورت سے رونق اور تازگی تھی۔ خالق کی ملاقات پر شان سے یہہ تمام خوبیاں دوبالا ہوجاتی تھیں۔ پر ہائے افسوس کہ شر نے یہہ خوشی کا نظارہ خاک میں ملادیا اور بشر کو سربسر برباد کرڈالا۔ اب معاملہ بگڑ گیا۔ تمام خوبیوں اور خوشیوں کی جگہہ قسم قسم کی بلائیں اور مصیبتیں سر پر آکھڑی ہوگئیں۔ حتی کہ سختیوں اور صعوبتوں سے اور محنتوں اور مشقتوں سے ساری خوبصورتی جاتی رہی اور دل مصیبتوں سے آزردہ ہوگیا اور وجود میں طرح طرح کی بیماریاں اور خرابیاں پیدا ہوگئیں اور گویا

دکھوں کا مارا ہوا وجود غمناک اور غمزدہ بدشکل و بدصورت اور رنبے ڈول موت اور ہلاکت کے سایہ کے نیچے اگر ہوش و حواس باختہ ہو رہا ہے۔ رونق اور خوبصورتی باقی رہی اور اس کی بجائے گناہ کی لعنت اور موت کا خوف لاحق ہو گیا۔ اس لئے اب بشر بالکل بے حقیقت ہے اور فانی ہے جتنا کہ وہ پہلے عالی قدر اور اشرف تھا اب اتنا ہی ذلیل اور بے قدر ہے۔ پر شکر و سپاس اللہ تعالیٰ کا ہو کہ جس نے بشر کی گری گذری حالت پر ترس کھایا اور بگڑی ہوئی بشریت کو سُدھارا اور جنت کا دروازہ جو گناہ کے سبب سے بند ہو گیا تھا پھر کھول دیا اور یہہ تمام کام ایک شخص کے وسیلے سے کئے جو اسی کا کلام مجسم اور ذات خاص کا دوسرا اقنوم تھا۔ جس کا نام یسوع یعنے نجات دہندہ اور مسیح یعنے مقرر شدہ ہے۔ اور ہر فرد بشر کو بچانے کو راضی ہے۔ بشرطیکہ بشر اس پر ایمان لاوے۔ پر جو ایمان نہ لاوے اس کا ذمہ وہ نہیں لیگا۔ وہ اپنے گناہ میں مریگا۔ اس کا خون اسی پر ہوگا۔ پر جو اس پر ایمان لاوے وہ گناہوں کی معافی اور ابدی نجات مفت میں پاویگا ❊

راقم

جے۔ ایس

ایک تجویز کی تنقیح

اخبار نور افشاں مطبوعہ ۱۳ اپریل ۱۹۰۰ء میں ایک نامہ نگار نے ایک تجویز پیش کی ہے اور ہم اس کے ساتھ اس بات میں متفق ہیں کہ مسیحی بھائی کفایت شعار ہونا سیکھیں۔ مگر جو کچھ اس تجویز میں وسایل پیش کیے گئے ہیں ہم اس کے ساتھ پوری موافقت نہیں رکھتے۔ ہم جانتے ہیں کہ جو کچھ نامہ نگار صاحب نے لکھا ہے وہ خلوص دلی اور نیک نیت سے لکھا ہے۔ مگر تو بھی کچھ نقص ہے۔

اولاً۔ انہوں نے تحریر فرمایا کہ پادری صاحبان ملازمین کی تنخواہ میں سے کچھ کاٹ کر جمع کریں پر یہہ درست نہیں۔ چونکہ کاٹنا اور چھانٹنا تو لفظ ہی برا ہے کوئی مسیحی بھائی اس بات پر رضامند نہ ہوگا کہ میری طلب میں سے کاٹکر جمع کیا جاوے۔

ثانیاً۔ نامہ نگار موصوف نے یہہ بیان غلط لکھا ہے کہ مسیح نے جبکہ صلیب پر تھا اپنی ماں کو پطرس کے سپرد کیا تھا۔ یوحنا ۱۹: ۲۵۔ اس آیت میں یوں مرقوم ہے کہ یسوع جسے زیادہ پیار کرتا تھا یہہ محاورہ یوحنا رسول کے واسطے تھا۔ کیونکہ خداوند مسیح یوحنا کو زیادہ پیار کرتا تھا۔

ثالثاً۔ نامہ نگار بھائی کا لفظ کہتا ہوا شرماتا ہے۔ مگر پھر مجبوراً کہتا ہے۔ سو بھائی مجبوراً کہنا زیب نہیں دیتا۔ چونکہ رسولوں کے اعمال اور دیگر خطوط میں زیادہ تر الفاظ بھائی پاتے ہیں۔ بلکہ رسولوں سے بھی ہم یہہ نمونہ پاتے ہیں۔ چنانچہ جب وہ کسی سے مخاطب ہوتے تھے تب بھائی کہکر بولتے تھے۔

رابعاً۔ بزرگ ایڈیٹر صاحب کی رائے ہے کہ سیونگ بینک میں جمع کریں تو سود بھی ملیگا۔ مگر میں اس وقت ناظرین کی توجہہ اس طرف لگاتا ہوں کہ گجرات پنجاب کے مسیحی بھائیوں نے ایک کمیٹی بنام بنویلنٹ فنڈ قایم کی ہے۔ اور ہر ایک بھائی جو اس میں شریک ہے اپنی تنخواہ سے کوئی دو کوئی چار کوئی پانچ روپیہ ماہواری جمع کرتے ہیں۔ اور وصیلانی روپیہ انٹرسٹ پاتے ہیں۔ یہہ کمیٹی فی الحال چار سال کے واسطے قایم ہوئی ہے۔ اور اس کمیٹی کے پریزیڈنٹ بزرگ پادری آر۔ ایم۔ پیٹرسن صاحب۔ ایم۔ اے۔ بی۔ ڈی۔ ہیں۔ اور جناب سردار دیدار سنگھ صاحب خزانچی ہیں۔ اس کمیٹی کا منشا مسیحی بھائیوں کو فایدہ پہنچانا ہے۔ اگر اس کمیٹی کا کوئی ممبر مکان بنانا چاہے یا سوداگری کرنا چاہے تو کمیٹی سے سود پر روپیہ لے سکتا ہے۔ میں اس تھوڑی سی جگہ میں کمیٹی کا مفصل حال تحریر نہیں کر سکتا ہوں۔ لہذا میں ملتمس ہوں کہ اگر پنجاب کے مسیحی بھائی اس کمیٹی کی شراکت حاصل کریں تو وہ اس سے بہت فایدہ اُٹھاوینگے۔ اگر کوئی صاحب اس کمیٹی کا حال مفصل دریافت کرنا چاہیں تو جناب سردار دیدار سنگھ صاحب خزانچی سے دریافت کر سکتا ہے۔ اب میں اتنے ہی پر اکتفا کرتا ہوں کہ وقت ضرورت کے پھر اس کے بارے میں لکھا جاویگا۔ فقط

راقم

جان کینڈل

جھنگ بار

(۱) اتوار کے روز ۶ مئی کو خوب بارش ہوئی۔

(۲) جبکہ ہم روڈوکو کے بنگلہ پر مقیم تھے ایک جانگلی نے دن کے وقت پادری میمن صاحب کا اونٹ چرالیا وہ پکڑا گیا۔ اس کا مقدمہ عدالت میں جاری ہے۔ وہ ضرور سزایاب ہوگا۔

(۳) ڈاکٹر عطارد صاحب کی صاحبزادی مس ایتھل عطارد جس نے الگزنڈرہ سکول امرتسر سے

مڈل کا امتحان پاس کیا۔ اس نے کل مسیحی طالبعلموں سے جو اس امتحان میں کامیاب ہوئے۔ سب سے زیادہ نمبر حاصل کئے۔

(۴) بار کے جنگلی لوگ اگرچہ تعزیہ نہیں بناتے تو بھی محرم کے ماتم میں عورتیں شریک ہوتی ہیں ؛

راقم

وارث الدین

قصیدہ مدحیہ

از تصنیف مولانا رحمت اللہ مرحوم

ہیں کیا اسیر کمند محبتِ دنیا
خدا کو بھول گئے طالبانِ حرص و ہوا
سرور عشرتِ فانی میں ہیں پڑے مخمور
وفور کفر میں مشغوف ہیں معاذ اللہ
ہے قول و فعل سے ظاہر ارادتِ ابلیس
عبادت ان کی ہے سردارد ہر کا منشا
سوا سنگ سیاہ کیا دھرا ہے کعبے میں
طواف و حج و صفا مروہ کیا ہے جز سودا
نہ دیگی سود مراد آپ کی زکوٰۃ و صلوٰۃ
ضرور ہے تمہیں احرام از عتاق و ہدیٰ
فریب دانہ تسبیح سے رہو ہشیار
لگائے دام ہے بیٹھا ہوا امام ہوا
ار بادہ ہستی کی دیکھ کیفیت
ابھی ہو بیٹھے لگا کے صراحی و مینا
یہ وجلد ہو بیدار خواب غفلت سے
زمانہ رنگ بدلتا ہے صورتِ حربا
ہمیشہ رہتے ہو سرمست جام فسق و فجور
اُٹھاؤ سر تو ذرا کھول دیدہ بینا
نہیں ہے یاد تمہیں معرضِ خطاب مگر
فروغ شعلۂ نار جحیم و روز جزا ؛
دعائے عجز میں ہو سرنگوں بپیش مسیح
کہو سجود میں سبحان ربی الاعلیٰ
مسیح ہے نور مجسم مسیح ہے جلوہ حق
مسیح ہے ہادی خلق و مسیح آب بقا
مسیح ہے ماحی عصیاں مسیح ہے چشمۂ فیض
مسیح ہے کلمۂ یزداں مسیح ہے ابنِ خدا
مسیح ہے مالک ملک و مسیح ہے خالق خلق
مسیح ہے حاکم حکم و مسیح ہے خود اللہ
مسیح ہے زینۂ فضل و ضدار ذو الاکرام
مسیح ہے سُلّم ایوان جنت الماویٰ
مسیح ہے طاقت واماندگان یوم نشور
مسیح ہے قوت افتادگان بے سرو پا
مسیح ہے باعث مطر سحاب رحمت وجود
مسیح ہے منبع دریائے بے کنار سخا
مسیح ہے معجز زور معلم الملکوت
مسیح ہے مخل اشکال عالم عقبیٰ
مسیح ہے مصدر آثار الفت ربی ؛
مسیح ہے مظہر اسرار رحم و عدل خدا
مسیح ہے معدن دُرِ خلوص و لیت و علم
مسیح ہے کان یواقیت الفت اعدا
مسیح ہے سایۂ غفران حضرت باری
مسیح ہے ظل رضائے خدائے بے ہمتا
مسیح ہے فارق ظلمات و نور و نجم و سواد
مسیح ہے فاصل لیل و نہار و صبح و مسا
مسیح ہے مہر منیر سپہر فیروزی
مسیح ہے ماہ منور بآسمان علا
مسیح ہے آئینۂ جلوۂ خداوندی
مسیح ہے مرات اوصاف مرجع جاہ نہا
مسیح ہے قالع صرح تمرد عصیاں
مسیح ہے قامع قصر بنی ام قری ؛
مسیح ہے رافع بنیاد راست کرداری
مسیح ہے دافع امراض کذب مکروہ نما
مسیح ہے ساحل دریائے بیکنار گناہ
مسیح ہے حامی کشتی بے زوال ہدیٰ
مسیح ہے معبر بحر نوائر دوزخ ؛
مسیح ہے معبر آب بے کہ مالہ الاقصیٰ
مسیح ہے مردم عین بصارت و حکمت
مسیح ہے قرۂ چشم فتوت و آلا
مسیح ہے مطرح لمعان صورت خالق
مسیح ہے مطلع عکس شوارق اللہ
مسیح ہے جامع اوصاف ذات لم یزلی
مسیح ہے لامع اطراف بخشش عظمیٰ
مسیح ہے مسجد ملک و ملوک خلق زمین
مسیح ہے معبد سکان عالم بالا
مسیح ہے مرکز تسکین خاطر انسان
مسیح ہے دائرۂ ارتیاح اہل ولا
مسیح ہے نبض شناس خواطر و انفس
مسیح ہے چارۂ عصیان آدم و حوا
مسیح ہے مشعل شاہراہ چشمۂ حیواں
مسیح ہے شمع رہ رہگرائے ملک بقا
مسیح ہے مانح اوج سعادت دارین
مسیح ہے مانع موج غوایت و اغوا
مسیح ہے منظر انوار کردگار جہان ؛
مسیح ہے مظہر سر نکات لم یوحیٰ ؛ ؛
مسیح ہے چارہ گرہ روان تاریکی
مسیح ہے راہبر سالکان ملک سما



مسیح ہے چشمۂ آبِ حیات دام و دوام
مسیح ہے مایۂ افراطِ انشراح و نما
مسیح ہے پشت پناہ زمان و اہلِ زماں
مسیح ہے تکیۂ مستغرقانِ بحرِ بلا
مسیح ہے منہلِ آبِ زلالِ قربِ کریم
مسیح ہے مخرجِ مائی معینِ استعلا
مسیح ہے شافیِ امراضِ لاعلاج تمام
مسیح ہے مرہمِ زخمِ گزیدۂ افعیٰ
مسیح ہے کاشفِ رازِ دقایقِ تثلیث
مسیح ہے واقفِ کنزِ حقایقِ اولیٰ
مسیح ہے جور و جفائے زمانہ کی تدبیر
مسیح ہے حلقہ بگوش گناہ کی ماوا
مسیح ہے جس کا ستایشگر آپ ہے داؤد
مسیح ہے جس کے ثناخوان ہیں حضرتِ موسیٰ
مسیح ہے وحدہٗ حاشا لاشریک لہٗ
مسیح ہے الاہو کلا لا الہ لنا الہٗ
ہے کحلِ چشمِ بصارت ترابِ قدمِ مسیح
تفِ دہانِ مبارک ہے داروئے اعمیٰ
دوائے مرضِ جنوں جنبشِ لبِ عیسیٰ
ہو زندہ مُردہ صد سالہ قم جو دیں فرما
نگاہِ پاک ہے درمانِ علتِ فالج ہے
کلام آپ کا ہے دردِ لا دوا کی دوا
سخن میں آپکے لازم رہے ہے یہہ تاثیر
کہ بولے گنگ سُنے کر مریض ہو اچھا
غمِ عذابِ سقر کچھ انہیں نہیں ہے جو
صفائی دل سے ہیں شاگردِ حضرتِ عیسیٰ
جو دے کے نقدِ دل و جاں مسیح کو لیتے ہیں
بہشت انکا ہے گھر انکی ہے جناں منتہیٰ
فزوں زحیزِ تحریر ہے ثنائے مسیح
محامد اس کی ہیں بیروں زحیطۂ احصا
ہزار شکر ہے آیا ہوں زیرِ ظلِ مسیح
فگندہ خاک بروئے بتاں مہ سیما
نڈر ہوں مجھکو نہیں خوف گردشِ گردوں
قوی مسیح سے ہے میری پشتِ استغنا
سرِ نیاز ہے میرا بر آستانِ مسیح
جفائے دستِ زمانہ کا ڈر نہیں اصلا
کریگا کیا میرا شیرِ ژیانِ بیشۂ دہر
کریگا کیا مجھے اب زہرِ نیشِ اژدہا
کریگا کیا اسدِ دامنِ جرا جس نے
جہان و اہلِ جہاں کر دیئے تہ و بالا
ہوں زیرِ سایۂ نخلِ حمایتِ رحمت
بآستانۂ عیسیٰ ہوں ناصیہ فرسا
ہو جان نثار پئے آنجنابِ عالیشان
جبینِ عجز نگوں ہوں بعتبۂ والا
کیا ہے سیر مسیحا نے دے کے گنجِ نجات
نہیں ہے حاجتِ دیوان و ثروتِ کسریٰ
نہیں ہے خواہشِ ملکِ سکندرِ اعظم
نہیں ہے آرزوئے جاہ و حشمتِ دارا
ہمائے سلطنتِ آسماں ہے سر پہ میرے
نہیں ہے چند زمانہ کی اب مجھے پروا
کرم سے مجھکو کیا سرفراز عیسیٰ نے
مسیحا تو نے کیا مجھکو دامِ غم سے رہا
بچایا رحم سے مجھکو بڑھا یدِ قدرت
دکھایا فضل سے مجھکو شعاعِ نورِ ہدا
تیری جنابِ مقدس کا شکر کرتا ہوں
کلیسیا میں لیا تو نے اپنی مجھکو ملا
فدا ہوں عقدہ کشائی پہ آج کی تیری
نہیں رہا مجھے فردا و دی کا اب کھٹکا
زبسکہ دستِ سخائے تو در جہاں امروز
گہر فشاند گراں گشت دامنِ فردا
مسیحا چھوڑ نہ مجھکو کہ ناتواں ہوں میں
زمانہ دشمن و شیطاں عدوئے جاں میرا
کہاں تلک میں سہوں ظلمِ دہرِ ناہنجار
کہاں تلک میں کروں خونِ دل کو اپنی غذا
جفاکشی کی نہیں مجھ میں طاقت اب باقی
مسیحا بندۂ درگہ کو لو حضور بلا
ہے اب یہہ عرض میری اے منجیِ عالم
تیری جناب میں اب ہے آشیر کی یہہ دعا
کہ تا ہو جان بدن میں بدن میں تا ہو حیات
حیات تا ہو بتن تن ہو اسکی تا تنہا
سرِ ادب رہے سجدہ میں آپ کے در پر
گنہگاروں کو دیدار ہوں تیرا قسمی
زباں رہے میری مداح آپ کی جبتک
زباں دہن میں ہو تا اسکے ہو دہن زیبا

خلد آشیاں جنت آرامگاہ پادری

کلارک صاحب مرحوم

خداوند کی نگاہ میں اس کے مقدس لوگوں کا مرنا گراں قدر ہے۔ ۱۱۶ زبور آیت ۱۵۔ ابتدائے آفرینش سے سب سے قیمتی موت جس سے ہر دو عالم خریدے گئے۔ خداوند یسوع کی ہے۔ ہاں ان ایمانداروں کی موت بھی جو خداوند یسوع میں مرتے ہیں اللہ کی نگاہ میں گرانقدر ہے۔ ان ایمانداروں میں سے جنہوں نے اپنی جانیں خداوند کے نذر کیں۔ چرچ مشنری سوسائٹی کے سابق مشنری پادری کلارک صاحب مرحوم تھے۔

جنہوں نے پچاس برس خداوند کی خدمت پنجاب میں کی۔ جو ۱۶ تاریخ مئی سن رواں کو بمقام کسولی جنت آرامگاہ ہوئے۔ ۱۸ تاریخ کو ان کا دفن آپ کی وصیت کے بموجب امرتسر میں دیسی مسیحیوں کے قبرستان میں ہوا۔ وہ ہندوستانی مسیحیوں کو اس قدر پیار کرتے تھے کہ انہوں نے یہہ خواہش ظاہر کی کہ قیامت کے روز میں ہندوستانیوں کے ساتھ اُٹھنا چاہتا ہوں

پادری صاحب مرحوم ان بزرگ اور برگزیدہ مشنریوں میں سے تھے جو دیسیوں کو اپنی جان کے برابر عزیز رکھتے تھے۔ ان کی خوشحالی سے خوش اور ان کی بڑھتی دولت سے باغ باغ ہوتے۔ وہ تنگدل اور تنگ خیال نہ تھے۔ وہ دیسیوں کو نالایق اور وحشی نہ سمجھتے تھے انکی ہردل عزیزی ہی کا نتیجہ ہے کہ ان کے جنازہ پر دور دور سے دیسی اور پردیسی مسیحی حاضر تھے۔ اور سب کے دل پر ان کی جدائی کا سخت صدمہ پہنچا ہے۔ غیر کلیسیاؤں کے مسیحی اور مشنری بھی جنازہ پر حاضر تھے۔ جنازہ اُٹھانے کے وقت ایسا سناٹے کا عالم تھا کہ اس صدمہ جانکاہ کے باعث ایک پتہ بھی غم کے مارے نہ ہلتا تھا۔ درخت گویا حیران کھڑے دیکھ رہے تھے کہ یہہ کیا ہوگیا۔ یہہ حالت تھوڑی دیر رہی۔ جنازہ جس وقت ان کی اعلیٰ یادگار الگزنڈرا اسکول کے مقابل پہنچا۔ وقت بھی خون رونے لگا۔ گرد وغبار خون آلودہ اُڑاکر سر پر ڈالنے لگا۔ اور سب کی آنکھوں میں خاک ڈال ڈالکر آنسو بہانے لگا۔ جب جنازہ گرجا میں داخل ہوا تو آسمان سے بھی نہ رہا گیا زور زور سے چلاکر آہ وبکا کی کڑک مارکر آٹھ آٹھ آنسو رونے لگا یہاں تک کہ قبرستان تک پہنچتے پہنچتے اس کے آنسوؤں سے سب کے سب تر بتر ہوگئے۔ جب جسم خاک کے سپرد ہوا تو زبدۃ القسیسان مصدر شماسان تقدس مآب بشپ آف لاہور نے انگریزی میں پُر درد اور نہایت مؤثر تقریر کی۔ آپ کی قبر پادری رایٹ صاحب مرحوم کے پہلو میں ہے۔

بزرگ مرحوم کی خدمت کے کارنامے تو بہت ہیں اور جو کچھ انہوں نے دیسی مسیحیوں کی بہتری کے واسطے کیا میری یاد سے باہر ہے وہ سب ان کی لائف میں بیان ہونگی۔ جو غالباً ان کے فرزند رشید (خدا ان کو صبر عطا فرماوے) ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک صاحب۔ ایم۔ ڈی۔ لکھیں گے۔ یہاں صرف میں دو چار کا پتا دیتا ہوں۔

(۱) شروع عملداری انگریزی ۱۸۵۱ء میں آپ پنجاب میں آئے۔ آپ سی۔ ایم۔ ایس۔ پنجاب کے پہلے سکرٹری ہیں۔ اور موت سے ۲ سال پیشتر تک سکرٹری رہے۔

(۲) پنجاب چرچ کونسل (جس کے مشنری مخالف ہیں) آپ کی یادگار ہے۔

(۳) الگزنڈرہ سکول جو ایک عالیشان شاہی عمارت ہے آپ ہی کی خیرخواہی اور نیک نیتی بے تعصبی کا نتیجہ ہے جس کو مشنری ایک آنکھ نہیں دیکھ سکتے۔ اب ان کی موت سے دیکھیں اس کا کیا حشر ہوتا ہے۔ اگر خدا کو ہماری اور ہماری بیٹیوں کی بہتری منظور ہے تب تو اس کا بال بھی بیکا نہ ہوگا۔

(۴) لاہور ڈیونٹی سکول اور مہانسنگھ باغ۔

(۵) مولانا عمادالدین صاحب کا خطاب ڈی۔ ڈی۔ اور ان کی روحانی تصانیف اور تفاسیر سب بزرگ مرحوم کی مدد اور فراخدلی کا نتیجہ ہے۔

(۶) سرینگر کشمیر جہاں قانوناً مشنریوں کو جانے کی اجازت نہ تھی اور جہاں سے پادری صاحب مرحوم دھکیا کے نکالے گئے تھے آخرکار ان کی دعاؤں اور ہمت سے وہاں مشن قایم ہوگیا۔

(۷) غریبوں تک ان کی محبت کا یہہ حال تھا کہ جب فقیر واعظ (۵ سال ہوئے) امرتسر ہسپتال میں بیمار تھا۔ تو بیمار پرسی اور دعا کے واسطے میرے پاس آئے جبکہ کوئی پرسان حال نہ تھا۔ میرے الہ۔ ایسا بزرگ اور پیارا سچا خیرخواہ ہم غریبوں کو تو اب کب عطا فرمائیگا ؟

راقـــــــــــم

فقیر واعظ

خدا یوں دلواتا ہی

کسی شہر میں ایک ہوٹل کے مالک نے ایک ملازم رکھا تا کہ ہوٹل کی عمارت کی کھڑکیاں اور دروازے وغیرہ ہر روز صاف کردیا کرے ایک روز اتفاق سے وہ ملازم اخبار پڑھ رہا تھا اور اس کی بدقسمتی سے مالک نے اس کو دیکھ لیا اس کو ازحد غصہ آیا اور اس کو سخت وسست کہکر بولا کہ آپ یہاں اپنا بوریا بدھنا اُٹھائیے اور تشریف لیجائیے بیچارے ملازم کو کچھ بن نہ پڑا اپنی تنخواہ بقایا وصول کی اور کوٹھے پر جاکر اپنی پوشاک نفیس پہنی نیچے اُترکر اسی طرف سے جہاں اس کا مالک بیٹھا تھا قدم بڑھاتے ہوئے گذرا مالک نے اس پوشاک نفیس سے نہ پہچانا کہ وہی ملازم ہے جس کو موقوف کرچکا تھا وہ سمجھا کہ یہہ کوئی غیر شخص ہے اور کہنے لگا کہ کیا تم نوکری کرنا چاہتے ہو ملازم نے جواب دیا کہ



جی ہاں پھر اس نے پوچھا کہ تم کھڑکیوں اور دروازوں کا صاف کرنا بخوبی جانتے ہو اس نے جواب دیا کہ ہاں جناب میں یہہ کام بخوبی کر سکتا ہوں مالک نے کہا کہ تم بہت ہوشیار معلوم دیتے ہو میں ایک ملازم کو جو اسی کام پر مقرر تھا آٹھ روپیہ ماہواری دیتا تھا لیکن تم کو میں بارہ روپیہ دونگا کیونکہ تم ہوشیار اور محنتی معلوم دیتے ہو۔ ملازم نے اس کا شکریہ ادا کیا اور آدھ گھنٹہ کے بعد وہ پھر اپنے پرانے کمرہ میں اپنے کام پر آگیا اور اخبار کا پڑھنا چھوڑ اپنے کام پر لگا ﴿　　رفیق

ایک معقول جواب

ایک خریدار کسی دوکان پر جہاں کہ اسباب وغیرہ فروخت ہوتا تھا جا کر دوکاندار سے پوچھنے لگا کہ اس خوبصورت کرسی کی کیا قیمت ہے دوکاندار نے کہا کہ جناب اس کی قیمت سولہ روپیہ ہیں خریدار متعجب ہو کر بولا کہ سولہ روپیہ ہیں تو اس کی نصف قیمت تک کا بھی اس کو لائق نہ سمجھا تھا دوکاندار نے کہا کہ آپ نے قیمت دریافت کی میں نے عرض کر دیا آپ نے یہہ نہیں پوچھا تھا کہ یہہ کرسی کس قیمت کے لائق ہے ورنہ ویسا عرض کرتا۔ خریدار مسکرا کر چلا گیا اور دل میں سمجھ گیا کہ واقعی اس کا معقول جواب تھا ﴿　　ایضاً

سالانہ مسیحی میلا علاقہ گوجرانوالہ

بخدمت جمیع ناظرین التماس ہے کہ قریباً دو سال سے زیادہ ہوتے ہیں کہ گوجرانوالہ کرسچن ینگ مینس ایسوسی ایشن کی طرف سے تجویز ہوئی تھی کہ یہاں سال بسال ایک میلا ہوا کرے جس میں اس علاقہ کے مسیحی بھائی اور بہنیں جمع ہوا کریں اور اس میں زبور گیت اور روحانی غزلیں گائی جاویں اور اس کے ساتھ وعظ و نصیحت ہوا کرے۔ یہہ میلا دو سال سے احاطہ مشن میں برابر ہوتا ہے اور لوگ شہر اور گاؤں سے اگر جمع ہوتے ہیں اور خوب اچھی طرح سے زبور اور روحانی غزلیں اور گیت گائے جاتے ہیں۔ اور مختلف مبشران سے وعظ و نصیحت سُنی جاتی ہے اور ہر ایک حتی المقدور خوشی سے خدا کے کام کے لئے نذر دیتا ہے۔

چونکہ پچھلے سال شروع سال کی نسبت رونق کچھ کم تھی۔ اس لئے گوجرانوالہ ایسوسی ایشن کی طرف سے ایک خاص منتظم کمیٹی جس کے میر مجلس ایلڈر کرم بخش صاحب جو کہ قایم مقام پاسٹر کلیسیا بدوکی کے ہیں مقرر ہوئی ہے۔ امید ہے کہ وہ کمیٹی ایسا انتظام کریگی جس سے اس میلہ میں خوب رونق ہو۔ اگر اس علاقہ کے علاوہ بھی مسیحی بھائی اور بہنیں تکلیف گوارا کر کے اس میلہ میں تشریف لا کر رونق بخشیں تو ہم لوگ بہت شکرگزار ہونگے۔ میلہ کی تاریخ دوسرا منگل یعنے ۱۹ جون سنہ ۱۹۰۰ء ہے

مسیحی میلہ کا پروگرام

مضمون	وقت
لوگونکو خداوند کے نام کے لئے دینے کی ترغیب۔ اس کے فواید۔	۱۹ جون سنہ ۱۹۰۰ء بروز منگل ۵ بجے سے ساڑھے سات شام۔ ایضاً
لوگونکو اپنے پاسٹر اور استاد رکھنے کی ترغیب۔ اس کے فواید۔	۲۰ جون سنہ ۱۹۰۰ء بروز بدھ ۷ بجے سے ۹ بجے صبح تک۔ ایضاً

چیرمین	مضمون سُنانے والے کا نام
پادری جیونمل صاحب اسکے فواید۔	مسٹر خیر جی صاحب ہیڈ ماسٹر مشن سکول گوجرانوالہ۔ پادری نتھومل صاحب۔ منشی محمد الدین صاحب۔
برکت مسیح۔ اسکے فواید۔	پادری مارٹین صاحب۔ بابو کنتھومل صاحب۔ بابو فقیرا۔

راقم

برکت مسیح گوجرانوالہ

بلوہ محرم۔ بستی سے ۱۳ میل کے فاصلہ پر ایک مسلمانوں کی زیارت گاہ پر بروز محرم بلوہ ہوا۔ وجہہ بلوہ شاید یہہ ہے کہ صاحب کلکٹر ضلع نے سپرنٹنڈنٹ پولیس کو انتظام کرنے کو حکم دیا۔ صاحب سپرنٹنڈنٹ معہ کانسٹبلاں پولیس برائے امن و امان وہاں گئے۔ اس پر عام لوگ بگڑے اور صاحب کو مارو۔ صاحب کو مارو کی صدا بلند ہوئی۔ اول تو صاحب سپرنٹنڈنٹ نے فہمایش کی۔ مگر انہوں نے کچھ سماعت نہ کی بعد میں صاحب نے کانسٹبلوں کو سنگین چڑھا کر دھاوا کرنے کا حکم دیا۔ جس میں ایک بلوائی مارا گیا اور چار زخمی ہوئے ﴿

ہندوستان کے جنگلات آسام میں ربڑ نہایت کثرت سے پیدا ہوتا ہے یہہ نہایت قیمتی چیز ہے اور ہزاروں کاموں میں مستعمل ہوتی ہے۔ سال گذشتہ ۹۹-۱۸۹۸ء میں یہاں کے جنگلات میں جو ربڑ پیدا ہوئی اسکی مقدار ۲۵۹۹ من تھی۔ یہہ درختوں میں سے دودھ کی طرح کھینچی جاتی ہے۔ لندن کے بازار میں چار روپیہ فی پونڈ کے نرخ پر ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو جاتی ہے ﴿

ماروت

س ۱- ماروت کون ہی؟

ج- لفظ ماروت- مروت کی جمع ہی- ماروت کے معنے آندھی کے ہیں- بڑی بڑی اندھیوں کو آتے دیکھکر رشیوں نے ان کو دیوتاؤں کا ایک تمن سمجھ لیا اور اس کی پرستش کی- ماروت کا شمار رگ وید میں ایک جگہہ ۱۸۰ دوسری جگہہ صرف ۲۱ بتایا گیا ہی؛

رُودر

س ۱- رُودر کون ہی؟

ج- میکس مُلر صاحب نے رُودر کو سورج قرار دیا ہی لیکن وید کے قدیم ہندو مفسرین سائناچارج اور لیدک نے رودر کو اگنی قرار دیا- رگ وید میں آندھی کے معبود ماروت کو رودر کی بیٹی کہا گیا ہی- سنسکرت مصدر "رُد" کے معنے گرجنا- پس رودر ایک گرجنے والا معبود ہی- اس لئے بابو رومیش چندر دت نے سائناچارج کی تفسیر کے مطابق رودر کو آتشی آندھی کا باپ یعنے بجر قرار دیا ہی- جس کی آتشی صورت بہت گرجنے والی اور ہیبت ناک ہی؛

س ۲- پُرانک زمانے میں رودر کون ہی؟

ج- پُرانک زمانے میں شو کو رودر کہا گیا ہی- وید میں شو اور اس کی شکتی دُرگا اور کالی کے نام و نشان نہیں- پُرانک شو ہندوؤں کی ترموری کا تیسرا اقنوم ہی جس کا کام ناش کرنے کا ہی اور اس کی صورت بہت ڈرانے والی تصور کی جاتی ہی- معلوم ہوتا ہی کہ وید کے گرجنے والے اور ہیبت ناک آتشی صورت معبود رودر سے اہل پُران نے فنا کرنے والا اور ہیبت ناک نئے معبود رودر یعنے شو کو ایجاد کیا جس کی ایک آنکھ میں سورج ایک آنکھ میں چاند اور ایک میں آگ ہیں- اُسکے ہاتھ میں ایک ترشول ہی جس سے وہ موجودات کو فنا کرتا ہی- اور جب وہ بم بم آواز کرتا تو ساری خلقت کانپ جاتی ہی- وہ ننگا رہتا یا شیروں کی کھال پہنتا یا بھوتوں کی فوج کے ساتھ مرگھٹوں میں گھومتا ہی- وہ شراب- دھتورہ- بھانگ پیتا اور سر پر سانپ کی جٹا رکھتا ہی- اس کی شکتی کالی دیوی بھی اس کی طرح ہیبت ناک شکل رکھتی ہی- وہ مسان میں ننگی پھرتی ہاتھ میں فنا کرنے والا تیز خنجر رکھتی اور گلے میں مقتول سروں کے ہار رکھتی اور نکلی ہوئی زبان سے لہو چاٹتی رہتی ہی- وید کا رودر پُران میں آگر ایسا ہی بکٹ بن گیا ہی؛

س ۳- زمانہ حال میں رودر کی پرستش کس طرح سے ہوتی ہی؟

ج- زمانہ حال میں ویدک رودر کو تو کوئی جانتا بھی نہیں پُرانک شو ہی کو لوگ رودر کہتے اور اس کے عضو تناسل کو جس کو وہ شولنگ کہتے بطور ایک علامت کے پوجتے ہیں- شو اور اس کی شکتی کے پیروؤں میں ہر طرح کی نجس حرکات جائز ہیں جس کا بیان کرنا بھی شرمناک ہی؛

سرسُوتی

س ۱- سرسوتی کون ہی؟

ج- سرسوتی ویدکی ایک دیوی ہی- لفظ سرس کے معنے پانی اور وتی یعنے والی- پتیہ سرسوتی کے معنے پانی والی- پنجاب میں سرسوتی نام ایک ندی ہی- ویدک زمانے میں ہندو آریہ اس کے کنارہ بستے تھے اس کی تعظیم کرتے اور اس کو ایک دیوی تصور کرکے پوجتے تھے- رگ وید میں کہیں کہیں اس کو سوزتا کہا گیا اور زبان کا معبود قرار دیا گیا ہی- بعض علما کا خیال یہہ ہی کہ رشی لوگ سرسوتی کے کنارہ پر بیٹھکر وید کے منتروں کو رچتے تھے- اور اسی لئے اس کو زبان یا علم کی دیوی قرار دیا ہی؛

س ۲- پُرانک زمانے میں سرسوتی کون ہی؟

ج- پُرانک زمانہ میں سرسوتی محض زبان کی دیوی ہی اور کہتے ہیں کہ وہ برہما سے پیدا ہوئی اور پھر اسی کی جورو بنی- یہہ سرسوتی ویدک ندی سرسوتی سے بالکل علیحدہ ہی- اس زمانے میں سرسوتی ندی کو ایک پاک ندی تو سمجھتے ہیں لیکن اس ندی کو زبان کی دیوی نہیں کہتے- ہندو لوگ ان دنوں میں اس میں مُردوں کی ہڈیاں ڈالتے ہیں اور اس کے ساحل پر باپ دادوں کے لئے سرادھ کرتے ہیں- پہیوا میں سرسوتی کے کنارے پر بڑا بھاری میلہ ہوتا ہی؛

س ۳- کیا زمانہ حال میں بھی سرسوتی کی پوجا ہوتی ہی؟

ج- زمانہ حال میں ویدک سرسوتی ندی کی نہیں پر پُرانک زبان کی دیوی سرسوتی کی تو ضرور پوجا ہوتی ہی- خصوصاً بنگال میں ماگھ کے مہینہ میں بڑی دھوم دھام سے سرسوتی کی پوجا ہوتی ہی جس میں زیادہ تر ہندو طالب العلم حاضر ہوتے ہیں؛

باقی آیندہ

؛

واقعات اور رائیں

سال کے شروع میں چین کے چند آدمیوں نے ایک سی۔ ایم۔ ایس مشنری پادری بروکس صاحب کو قتل کیا۔ پندرہ آدمی گرفتار ہوئے اور چار روز کی تحقیقات سے معلوم ہوا کہ تین آدمیوں پر جرم ثابت ہے اور ایک ہی شخص نے صاحب مرحوم کو مارا تھا ایک کا سر کٹوایا اور باقی دو قید کئے گئے۔ گاؤں کے چار سرداروں نے جہاں بروکس صاحب مارے گئے بیت کھائے اور اپنے عہدے سے خارج ہوئے۔ دوسرے گاؤں کے سرداروں کو حکم ملا کہ صاحب مقتول کی یادگاری کا پتھر بنا دیں۔ علاوہ اس کے چین کے حاکم نے پچاس ہزار روپئے دئے جس میں سے دیسی مسیحیوں کو جنہوں نے ہنگامہ میں نقصان پایا کچھ ملیگا اور باقی بروکس صاحب کی یادگاری میں ایک گرجہ گھر بنانے کے لئے مخصوص رہیگا۔ از کوکب ہند۔

مسٹر سموئیل لوک ہندوستانی مسیحی والنٹیر بریلی ضلع میں ہیں۔ چند روز کا عرصہ ہوا کہ مجسٹریٹ صاحب نے ان کو بغیر لائسنس کے ہتھیار رکھنے کے لئے مجرم ٹھہرایا اور سزا دی۔ مسٹر سہراب جی نے جو بڑے ونگ بیرسٹر ایٹ لا اور ہر وقت دیسی مسیحیوں کی پشتی کرنے کو تیار ہیں اس معاملے کو مسٹر جسٹس برکٹ کے روبرو پیش کر کے مسٹر لوک کو اس بنا پر رہا کرایا کہ والنٹیرس کو بغیر لائسنس کے ہتھیار رکھنے کا اختیار ہے اس ہائی کورٹ کے قانون سے دیسی مسیحیوں کو بیدار ہو کر جلد والنٹیر میں شریک ہو جانا چاہیئے۔ از کوکب ہند

انڈیا سنڈے سکول یونین کے سیکرٹیری کو انگلستان کے سنڈے سکول کرانیکل نامی اخبار کے ناظرین سے ہند کے قحط زدہ بچوں کے لئے ۳۵۰۰ روپیہ مل گئے ہیں اور وہ اس روپئے کو انڈیا سنڈے سکول یونین کی معرفت خرچ کرینگے۔

قحط کی سختی۔ احمد آباد کی مس کیس کی رپورٹ کرسچن ہیرالڈ میں شایع ہوئی ہے جس سے ہم ذیل کے انتخاب لیتے ہیں ؛

"یہہ قحط ۹۷-۱۸۹۶ء کے قحط سے بدرجہا زیادہ ہے لوگ ہمارے پاس آتے ہیں۔ اور اپنے بچوں کو سیر آدھ سیر اناج کے بدلے بیچنا چاہتے ہیں۔ ایک عورت جو پہلے اچھے گھرانے کی تھی پچاس میل سے چل کر ہمیں اپنے پانچ بچے دینے آئی۔

مکتی فوج میں ایک کام کرنے والی استری کو ایک نظارہ دیکھنے کا موقعہ ملا جسے وہ روئے بغیر بیان نہیں کر سکتی۔ وہ ہر روز گاؤں کے لوگوں کو دیکھتی ہے سڑکوں پر مردے پڑے نظر آتے ہیں۔ شروع شروع اس کے لئے یہہ ہیبت ناک نظارہ تھا۔ اب معمولی بات ہے۔ اگلے روز اس نے سڑک پر ایک خاندان کو دیکھا۔ باپ مرا ہوا تھا پاس ہی ایک لڑکا مرا ہوا تھا۔ ماں نے ننھے بچے کو گود میں لیا ہوا تھا۔ اس استری نے بیچاری ماں کے سر کو کندھے پر سہارا دیا۔ سہارا دیتے ہی اُسے اچانک بوجھ سا معلوم ہوا دیکھا تو ماں بھی چل بسی تھی ؛

بیس مختلف مقاموں میں ہماری مشن غلہ کی دکانیں ہیں۔ جہاں غریب عیسائیوں کو غلہ سستا ملتا ہے۔ زیادہ غریبوں کو مفت بھی ملتا ہے۔ اس کام میں کوئی چار سو روپیہ ہفتہ وار کے قریب گھاٹا پڑتا ہے عیسائیوں کو کاتنے کا کام دینے پر اس وقت تک ڈیڑھ ہزار روپیہ کے قریب خرچ آچکا ہے۔ اس کام کو اور بھی بڑھایا جائے گا۔

ہم نے اناتھ بالکوں کی رکھشا کی خاص کر کوشش کی ہے۔ اس وقت (مارچ میں) ۱۴۳ سکول ہیں۔ جن میں ۴۸۲۵ لڑکے داخل ہیں ؛

اخبار ہیرالڈ کرسچن کی طرف سے ایک جہاز غلہ گندم کا آنے والا تھا۔ ۱۲ مئی کو ڈاکٹر لوپس پروپرائٹر خود بمبئی میں آئے۔ لارڈ جارج ہملٹن۔ لارڈ نارتھ کوٹ اور دیگر حکام نے انہیں شکریہ کے خطوط لکھے۔ وہ قحط زدہ اضلاع کو خود دیکھیں گے۔ آریہ گزٹ۔

امداد قحط۔ آئرش پرسبٹیرین مشن بمبئی کو آئرلنڈ والوں نے قحط زدوں کی امداد کے واسطے بیاسی ہزار روپیہ بھیجا ہے اس وقت گیارہ ہزار سے زیادہ بچے اس مشن کے زیر اہتمام پرورش پاتے ہیں زمینداروں کو بیج تقسیم کرنے کا بھی انتظام ہو رہا ہے۔ رفیق ہند ؛

شاہنشاہ روم نے امریکن مشن کے گرجے دوبارہ تعمیر کرنے کی اجازت دیدی ہے ؛

منشی اشیا کی ممانعت۔ شاہ مینلیک نے اپنے ملک میں شراب۔ تمباکو اور ملاس کی آمد کو قطعی بند کر دیا ہے اور اس امر میں غیر ملکوں کے وزرا سے بھی رائے مانگی ہے ؛

گورنمنٹ ہند کے اسسٹنٹ فارن سکرٹری مسٹر لوریمر ۳ ماہ کی رخصت پر انگلستان جانے والے ہیں ؛

اخبار نور افشاں لودیانہ

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ ...... عہ

قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ ...... عہ

قیمت سالانہ معہ محصولڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ ...... عہ

قیمت سالانہ معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ ...... عہ

قیمت دو کاپی یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ فی کاپی ...... عہ

بغیر ضمیمہ ...... عہ

نوٹس

واضح رہے کہ کسی نئے خریدار کے نام اخبار نور افشاں لودیانہ بغیر قیمت پیشگی ارسال کئے جاری نہیں ہوگا۔ پر صرف ایک دفعہ نمونہ کا پرچہ ارسال کیا جاویگا جبکہ کوئی نیا خریدار اخبار لینے کی درخواست کرتا ہو اور نیز امسال کسی خریدار کو تخفیف قیمت اخبار نہ ہوگی ؂

اڈیٹر

نوٹس

مخفی نہ رہے کہ پرچہ ہائے جونیر سنڈے سکول معہ تصویرات کی قیمت فی پچاس پرچہ فی ہفتہ کے لئے ۱۲ معہ محصولڈاک ہی کیونکہ پچاس پرچہ سے کم باہر بھیجے نہیں جاسکتے۔

شروع سال سے لیکر ۱۶ ہفتہ کے پرچہ چھپ چکے ہیں اور خرچ بھی ہو چکے ہیں۔ اب پھر سترھویں ہفتہ سے لیکر ۱۶ ہفتہ کے پرچہ اور چھپیں گے ہر ایک خریدار جواب سے خریدی شروع کریگا۔ اس کو آخر دسمبر سنہ ۱۹۰۰ء تک فی پچاس پرچہ فی ہفتہ کے لئے صرف ۱۲ ادا کرنے ہونگے۔ درخواستیں بنام اڈیٹر و مینجر نور افشاں لودیانہ کرنی چاہئیں ؂

رسید زر

پادری آسبرن گرو صاحب۔ لائل پور ...... عہ

ایضاً بابت اشتہار ...... عہ

مسٹر ڈبلیو۔ بی۔ کالنز صاحب۔ اعظم گڈھ ...... عہ

ڈاکٹر ایچ۔ ای۔ ٹامس صاحب۔ آگرہ ...... عہ

مس ایچ۔ اے۔ ہیکنن صاحبہ۔ بابت اشتہار ...... عہ

پادری۔ جے۔ میک نیل صاحب۔ سیونی۔ بابت اشتہار ...... عہ

پادری۔ جے۔ مارٹن صاحب گوجرانوالہ بقایا واسطے محمد دین ...... عہ

پادری ڈی۔ آر۔ گارڈن صاحب۔ گورداسپور ...... عہ

ایضاً بابت پرچہ سنڈے سکول ...... عہ

مسٹر نقتالی سالومن صاحب۔ کسولی ...... عہ

لودیانہ۔ پیدایش مسلمان ۱۴۔ ہندو ۱۳۔ کل ۲۷۔ اور اموات مسلمان ۱۸۔ ہندو ۱۷۔ کل ۳۵۔ از ۲۰ تا ۲۶ مئی سنہ ۱۹۰۰ء۔

امیر عبدالرحمن خاں اور اخبارات

امیر صاحب اخبارات کے بہت دوست نہیں ان کی اپنی قلم سے لکھی ہوئی مندرجہ ذیل رائے اخبارات کی نسبت تذکرہ امیر میں دیکھی گئی ہے۔

”دانستہ شدم مردم ہر ازل ہائے ہندوستان کہ حال نام خود را اخبار نویس ماندہ است ہر چہ بدل شاں میرسد میگویند حرف ایں ہا مثال صدائے سگ ہا شدہ کہ ہر کس را کہ از دور مے بینند بے سبب حف حف مے کنند فقط“

سنہ ۱۸۹۰ء کے ہندوستان کے ایک اردو اخبار کی نسبت یہہ رائے دی گئی تھی ؂

ملکہ معظمہ کی خوراک

ملکہ معظمہ کی صحت زیادہ تر انتظام غذا کے باعث ہے۔ دو بجے وہ کھانا کھاتی ہیں۔ اور ناشتہ اور کھانے کے درمیان میں تھوڑی سی یخنی اور ایک گلاس شراب انگوری یا ایک انڈا دودہ میں ملا ہوا کھاتی ہیں۔ نہایت عمدہ اور کہنہ شراب وسکی کا چھوٹا سا گلاس ہر کھانے کے بعد پیتی ہیں گائے کا گوشت دن میں کسی وقت کے کھانے کے ساتھ روزمرہ ان کی میز پر رکھا جاتا ہے۔ اور وقتاً فوقتاً وہ اس میں سے کھاتی رہتی ہیں ؂

بچھو مارنیکا عجیب طریق۔ ایک معتبر شخص کا بیان ہے کہ اسنے ایک شخص کو دیکھا کہ سرکنڈے کو چاقو سے خوب باریک چھیلکر اسکے اندر کا گودا جسوقت بہت نہیں رہگیا تو اسکو بچھو کی پشت پر رکھا اور فوراً بچھو نے ڈنک مارا۔ اور وہ اس سرکنڈے کے پار ہو کر بچھو کی پیٹھ پر لگا اور وہ اپنے زہر سے فوراً مر گیا یہہ دیکھکر اس شخص نے کاغذ اور باریک کپڑا وغیرہ رکھکر اس تدبیر

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب۔ ڈی ڈی۔ اڈیٹر و مینجر اخبار نور افشاں کیواسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں۔ ایم۔ وایلی کے اہتمام سے چھپا ؂